V49188 P -26-12 09

Title - IMDAADUS SUNIYYEENANA.

Creator - Imdadul Ali.

Publisher - Matba Munshi Nawal Kishore (Lucknow).

Date - 1870

Pages - 26.

Subjects - Islam - Faraq i Islam - Aqaayad - Masail

اِمدادُ السُّنیین بِالاِنتصارِ لَهُم مِنَ المُبتدِعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُولِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ

امّا بعد سیّد امداد العلی سُنّی حنفی اکبر آبادی کے طرف سے واضح ہو کہ فی الحال تین رسالہ درباب جواز عمل مولد نام سے طالب علمون مدرسہ قادریہ کے جو مولوی عبد القادر صاحب اور مولوی فضل رسول صاحب کی طرف سے شہر بدایون مین جاری ہی چھپ کر مشتہر ہوئی مولوی عبد الصمد سہسوانی نے اوس مدرسہ کے طالب علم نے رسالہ کبریٰ کے صفحہ ۶ مین لکھا کہ ردادی وہابیہ نے رسالۂ امداد المسلمین مین اون نامونکو بشمول ورنامونکے جدول مین داخل کیا انتہی اور اسی رسالہ کے صفحہ ۱۸ مین وہابیہ کا حال نقل کیا کہ نکلے وہ نجد اور متقلب ہوئی حرمین پر اور انتحال کرتے تھے مذہب حنابلہ کا لیکن اونہون نے اعتقاد کیا کہ وہی مسلمان ہین اور جو اونکے اعتقاد کے خلاف ہی وہ مشرک ہی اور مباح جانا سبب اسکے قتل اہل سنت اور اونکے علما کا انتہی اور بھی اسی رسالہ کے صفحہ ۲۲ مین لکھا کہ وہابیہ کا یہی عقیدہ ہی کہ جو اونکے طریق کے خلاف ہی وہ کافر ہی اور اوسکا خون مباح ہی انتہی سوا ستکشاف اسکا منظور ہی کہ صاحب امداد المسلمین کو ردادی وہابیہ کس وجہ سے لکھا کیا امداد المسلمین مین صفات اور عقائد وہابیہ کے جو اس رسالہ کے صفحہ ۱۸ یا صفحہ ۲۲ مین مسطور ہین مذکور ہین اگر ہین تو اسکے نشاندہی چاہیئی اور اگر نہین ہین تو مولوی فضل رسول صاحب اور مولوی عبد القادر صاحب اونکے خلف جہتین مدرسہ مذکورہ کے لئے ایسے طالب علم کو کہ ایک قوم کو بری صفات

اور اعمال اور عقائد بیان کر کے کیسے مسلمان سُنّی حنفی کو کہ اون صفات اور اعمال اور عقائد سے یقیناً بیزار ہی اوس قوم مین سے از روی افترا شمار کرتا ہی اور یہہ فعل اوسکا بلا شبہہ ایسا ہی جیسیکہ صاحب بوارق کو مثلاً باوجود ادعای محمدیّہ کے یہودی کہی کہ صریح افترا ہوگا آیا اپنے مدرسہ مین جگہہ دینا جائز ہی ہر چند رسائل ثلثہ اہل سنت اور اصحاب تقوی اور دیانت کے عیب چہپنو سے لئے پر ہین اور سب و شتم سے مالا مال اور یہہ طریقہ اپنا نہین لیکن واسطے اظہار برائت اہل تقوی اور دیانت کے اور صیانت مسلمین کے مکائد مخالفین سے چارہ جوئی بدون تحریر جواب کے نہین بنا برین بموجب اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْظُوْرَات یہہ رسالہ لکھا گیا ہم مجبور ہین اَلْبَادِیْ اَظْلَمُ سے مگر خدا خواہد کہ پردہ کس دردہ میلش اندر طعنہ پاکان برد * نام اس رسالہ کا امداد السیفین بالانتصار لہم من المبتدعین ہی اور ترتیب اسکے ایک مقدمہ اور تین باب پہہ ہی مقدمہ مشتمل ہی پانچ اصول پر کہ قبل مقصود سے جان لینا اونکا مناسب ہی اور باب اوّل مین بیان ہی حکم عمل مولد کا اور باب دوم مین بیان ہی بعض ہفوات اور اکاذیب اور اغلاط مبتدعین اور مجوزین عمل مولد کا اور باب سوم مین جواب ہی مطاعن مندرجہ رسائل ثلثہ کا مقدمہ بیچ اصول خمسہ مین **اصل اول** جن مسائل مین امام صاحب اور صاحبین اور اور تلامذہ امام صاحب سے بلکہ مجتہدین فی المسائل مانند خصاف اور طحاوی اور کرخی اور حلوانی اور سرخسی اور بزدوی اور اصحاب تخریج مانند ابی بکر رازی وغیرہ سے روایت نہین اون مسائل مین نظر ہماری قوت دلائل پر ہی جسکی دلیل قوی ہی وہی مختار ہمارا ہی اگر اوسکے خلاف پر کسی کا قول ہو وہ ہمپر حجت نہین اور جس عالم کا قول ہم اوس مسئلہ مین نقل کرتے ہین اسوجہ سے نقل نہین کرتے ہین کہ اوسکے قول کو ہم حجّت شرعیہ عموماً مسائل مین یا خصوصاً اوس مسئلہ مین جانتے ہین بلکہ بنا بر اسکے کہ ہم منفرد اس مسئلہ مین نہین ہین حاوی قدسی مین مسطور ہی کہ جس مسئلہ مین اختلاف امام اور صاحبین اور اور تلامذہ امام صاحب کا ہو تو اوس مسئلہ مین صحیح یہ ہی کہ فتوی دیا جائی اوس قول پر کہ قوی ہو دلیل سے پس جب کہ اختلاف اصحاب مذہب کے صورت مین یہ ٹھہرا تو اوس صورت مین کہ اصلاً اصحاب مذہب بلکہ مجتہدین فی المسائل اور اصحاب تخریج سے روایت نہو اور مفتی قدرت رکھتا ہو نظر کی دلیل مین بدرجہ اولے فتوے دینا اوسپر جو قوی ہو دلیل سے صحیح ہوگا اور شرح منیہ

ردالمحتار وافقہما روایۃ ۱۲ الدرایۃ اذا ان یعدل عن المنیۃ والابتغی ۲ فی شرح درمختار المدرک ۱۲ القدسی فقوہ وصحح فی الحاوی ۱

سے بہی مستفاد ہی کہ درصورت اختلاف روایات اوس روایت پر عمل کرنا چاہیی جو موافق دلیل کے
اصل دوم جن علمای سابقین کا قول کسے مسئلہ خاص مین اسوجہ سے کہ وہ مخالف ہی مقتضا کے
حدیث یا اقوال صحابہ یا تابعین کے جو ہم قبول نہین کرتے ہین تو اون علما کو کہ اصحاب تقوی
اور دیانت سے تھے باعتبار حسن ظن کے بسبب اونکی خیر سمجھکر بسبب اس قول کے فاسق اور
گمراہ نہین جانتے ہین بلکہ اونکے اس قول کو لغزش اور خطا پر حمل کرکے امید رکھتے ہین کہ
شاید اونکے یہ خطا مانند خطاے مجتہدین امت شمار کیجائے اور تجویز خطا کہ لوازم بشریت
سے ہی جب نسبت مجتہدین امت جائز ہی تو بہ نسبت غیر مجتہدین بطریق اولے جائز ہونا چاہیی
اصل سوم اقوال علمای دین اگرچہ اجتہاد اونکا مسلم نہو مسائل دینیہ مین بر سر و چشم ہی
لیکن جب تک کہ مخالفت اونکی مقتضاے کتاب یا سنت یا اقوال یا اعمال یا عقائد صحابہ اور
عدول تابعین سے ثابت نہوا اور جب کہ ہمکو مخالف ہونا اونکا مقتضاے کتاب یا سنت کے یا
احکام صحابہ کے اون وقائع اور حوادث مین جو نظائر ان مسائل کے ہین معلوم ہوجاتا تو ہرگز
قابل تسلیم اور قبول نہین ہین پس قول ہر عالم کا خواہ وہ علمای دہلی خاندان عزیزی سے ہو
یا علماے حرمین اور مصر اور شام اور نجد اور عراق اور یمن سے کیف ما اتفق قابل قبول نہین
ہی اور کسی عالم کا ایک قول ماننے سے بسبب اسکے کہ وہ قول مخالف مقتضاے کتاب یا سنت
یا اقوال اور اعمال ور عقائد صحابہ کے نہین لازم نہین آتا ہی مان لینا اوسکے دوسرے قول کا
جو مخالف اس مقتضی کے ہی **اصل چہارم** عموماً قول اکثر واجب الاتباع نہین ہی والا انکار ابن
عباس کا عول سے اور انکار ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ کا صحت اداے صوم رمضان سے سفر مین اور
انکار ابی موسی اشعری کا نوم کے ناقض وضو ہونے سے باوجود خلاف اکثر صحابہ کے ترک واجب اور
لائق ملامت اور نکیر قرار پاتا حالانکہ اون اصحاب کبار پر کسی نے صحابہ مین سے انکا بمخالفت اکثر نہین
کیا اور زمان بنی امیہ مین اکثر لوگ قائل تھے امامت معاویہ اور امامت یزید کے جیسا کہ تقریر اور
مسلم مین مصرح ہی پس اگر جانب اکثر حق قرار پاتے تو امامت معاویہ اور امامت یزید حق ہوجاتے
اور بہت مسائل دینیہ مین ائمہ ثلثہ ایک طرف ہین اور امام ابحنیفہؒ ایک طرف مثلاً گوشت گوہ کا نزدیک
ائمہ ثلثہ کے حلال ہی اور ابحنیفہ کے نزدیک مکروہ اور سوال رحمت اور پناہ مانگنا عذاب سے وقت پڑھنے
ہی آیت رحمت اور آیت عذاب کے نماز فرض مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے مستحب ہی اور نزدیک ابحنیفہ کے
مکروہ پس اگر اتباع اکثر عموماً لازم ہوتا تو ایسے مسائل مین ترک قول ابحنیفہ واجب ہوتا اسواسطے

عول اسے کہتے ہین کہ مخرج کو بڑھا دیں ایسی جگہ جہاں سب حصہ داروں کو مخرج سے نہ مل سکے اوس مخرج پر سطح کہ اوس سب حصہ دار پا لیویں اور ذکر اوسکا فرائض مین آیا ہی ۱۲

اہل اصول ورا اور علما نے تصریح کی ہی کہ حدیث ید اللہ مع الجماعۃ اور حدیث علیکم بالسواد
الاعظم مین مراد جماعہ اور سواد اعظم سے کل ہین تحریر[۱] ابن ہمام مین ہی کہ حدیث ید اللہ مع الجماعۃ
مین مراد جماعت سے کل ہین اور اسیطرح سواد اعظم سے اور تقریر[۲] شرح تحریر مین ہی مراد
متابعت سواد اعظم سے متابعت اکثر کے ہی اوس مسئلہ مین کہ پایا جاتا ہوا جماع جمیع اہل ارض کا
پھر خلاف کرین بعد اجماع کے بعض بسبب کسی شبہہ کے اسواسطے کہ رجوع بعض کا بعد صحت
اجماع کے صحیح نہین ہی اسلئے کہ سواد اعظم کل ہین کیونکہ کل اعظم ہین اپنے مادون سے اور اصول
بزدوی مین مسطور ہی کہ مراد سواد[۳] اعظم سے کل مسلمان ہین اور میزان الاصول مین مذکور
ہی کہ مراد سواد[۴] اعظم سے کل ہین کہ وہ اعظم ہین مادون کل سے اور محصول امام رازی
مین مرقوم ہی کہ سواد[۵] اعظم ساری امت ہی اسلئے کہ ہر ماورای ساری امت سے ساری امت
اعظم ہی اور ورادسے ابو شامہ نے کتاب البدع والحوادث مین جس سے کہ استناد
مجوزین عمل مولد ہی لکھا ہی کہ جہان[۶] امر آیا ہی ساتھہ لزوم جماعت کے مراد لزوم جماعت سے لزوم
حق ہی اور اتباع حق اگرچہ جنسے کہ تمسک ہی حق بات مین تھوڑی ہون اور مخالف بہت اسلیئے
کہ حق وہ ہی کہ جسپر تھی جماعت اولی اور وہ صحابہ ہین اور نہین اعتبار ہی کثرت اہل باطل کا بعد
صحابہ کے اصل پنجم یہ ہی کہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً معظم اور محترم ہین اور وہان کے
علماے اہل تقوی اور دیانت کے عمل اور اعتقاد اور فتوی کو مسائل دینیہ مین جب تک کہ اونکے
عمل یا اعتقاد یا فتوی کا مخالف ہونا مقتضاے کتاب یا سنت یا اقوال اور اعمال اور عقائد
صحابہ یا عدول تابعین کے معلوم نہو ترجیح ہی عمل اور اعتقاد اور فتوی اور جگہہ کے علما پر اور جب
مخالفت اونکے عمل یا اعتقاد یا فتوی کے ساتھہ مقتضاے مذکورہ کے معلوم ہوجا تو ہرگز اوسکو
ترجیح نہین ہی بلکہ ضرور ہی خلاف کرنا اوسکا اور جب کسی نے علماے حرمین کے فتوی یا عمل سے تمسک
کیا ہی درصورت عدم علم مخالفت مذکورہ کے کیا ہی نہ صورت علم مخالفت مین وہان بھی بعد
قرون ثلثہ کے بہت بدعات اور منکرات رواج پا گئے ہین اور وہانکا بھی حال بعد ان قرون کے
متغیر ہوگیا ہی جیسا کہ عینی نے شرح صحیح بخاری مین لکھا ہی باب اول بیان مین حکم عمل مولد
کے وہ عمل مولد کہ جسکو مستندین مجوزین نے بدعت حسنہ کہا ہی وہ بدعت حسنہ نہین ہی بلکہ بدعت سیئہ ہی
اسلئے کہ نزدیک قائلین تقسیم بدعت کے بدعت وہ کام ہی جو نکالا گیا ہو بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور باتفاق مانعین اور مستندین مجوزین کے یہ عمل بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا بلکہ بعد قرون ثلثہ کے نکالا گیا ہے پس یہ عمل بدعت ٹھہرا اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ کل بدعۃ ضلالۃ اور قائلین تقسیم کے نزدیک یہ عام مخصوص ہے اور عام مخصوص ما وراے مخصوص مین حجت ہے اور تخصیص نہین ہوتی ہے مگر ساتھہ دلیل شرعی کے پس مخصوص اس سے نہوگا مگر وہ کہ دلیل شرعی دال اوسکے حسن پر ہو چنانچہ جن بدعات کو کہ فقہاے اہل تحقیق نے بدعت حسنہ کہا ہے وہ سب اسی قبیل سے ہین اور کوئی دلیل شرعی اس عمل کے حسن پر دال نہین ہے پس یہ عمل مخصوص اوس کلیہ سے نہین ہوسکتا ہے پس یہ عمل نہوا مگر بدعت سیئہ علاوہ اسکے جب کہ ترک اس فعل کا آنحضرت صلے اللہ اور خلفاے راشدین اور دیگر صحابہ کرامؓ سے باوجود مقتضی فعل اور فقدان مانع کی مستمر رہا ترک اسکا بھی سنت ہوا مستندین مجوزین مین سے قسطلانی نے صحیح بخاری کی شرح مین لکھا ہے کہ ہم اتباع کرتے ہین سنت کا فعل مین اور ترک مین اور ملا علی قاری نے مرقاۃ مین لکھا ہے کہ ترک آنحضرت کا سنت ہے جیسیکہ فعل آنحضرت کا سنت ہے اور جب سے مجوزین اس عمل کے ہین تب سے مانعین اس عمل کے بھی پائے جاتے ہین اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین عضوا علیہا بالنواجذ یعنے جو زندہ رہیگا تم مین سے پیچھے میرے پس قریب ہے کہ دیکھے اختلاف بہت پس لازم پکڑو تم اپنے اوپر میری سنت اور سنت خلفاے راشدین کو راہ راست پانے والوں کے اور مضبوط پکڑو سنت میری اور سنت خلفاے راشدین کو ساتھہ دانتون کے پس لازم الاتباع وقت اختلاف کے سنت آنحضرتؐ اور خلفاے راشدین ہے اور وہ ترک اس عمل کا ہے اور معیار حق و باطل عند الاختلاف سنت آنحضرتؐ اور خلفاے راشدین ہے جو جانب موافق سنت کی ہے وہ حق ہے اور جو جانب موافق سنت کے نہین وہ باطل ہے ان دونون وجہون سے قول مجوزین مخالف مقتضاے سنت معلوم ہوا اور اس عمل کے نظائر جب زمان صحابہؓ اور تابعین مین حادث ہوئے ہین تب اون پر صحابہ اور تابعین نے انکار کیا ہے اور اونکو بدعت سیئہ سمجھا ہے چنانچہ ترمذی نے اپنی جامع مین مجاہد سے روایت کیا ہے کہ کہا مجاہد نے کہ داخل ہوا مین ساتھہ عبد اللہ بن عمرؓ کے مسجد مین اوس حال مین کہ اذان ہوچکی تھی اوسمین پھر تثویب کہی موذن نے پس نکل آئے عبد اللہ بن عمرؓ مسجد سے اور کہا مجھسے نکل چل تو ساتھہ ہمارے اس مبتدع کے پاس سے اور شرح مہذب وغیرہ مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ دیکھا اونہون نے ایک موذن کو تثویب کہتے ہوئے

قسطلانی نے شرح صحیح بخاری

مرقاۃ

فرمایا آپ نے لوگون سے کہ نکالدو اِس مبتدع کو مسجد سے اور **ابو عبد الرحمن سلمی** نے
اپنی **مسند** مین روایت کیا ہی کہ عمرو بن عتبہ بن فرقد سلمی اور معضد وغیرہما لوگ ایک
مسجد مین درمیان مغرب اور عشا کے جمع ہوکر تسبیح اور تہلیل اور تحمید مین مشغول ہوتے
تھے اسکی خبر عبد اللہ بن مسعودؓ پاکر اونکے پاس گئے اور اون سے کہا کہ البتہ لائے تم بدعت کو
علم کی راہ سے یا بڑہ گئے تم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اونہون نے یہ طریقہ
جاری نہین کیا اور تم نے یہ نیا طریقہ نکالا ہی کہا معضد نے کہ ایک مرد مونہ بہت تھا نہین
لاتے ہین ہم بدعت کو ظلم سے اور نہ بڑہ گئے ہین ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
علم مین تب کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے اگر اتباع کرو تم صحابہ کا تو البتہ وہ سابق ہو چکے
ہین تم پر سبقت ظاہر کر اور اگر پھر رگے داہنے اور بائین تو البتہ گمراہ ہوگے تم نہایت گمراہی سے
اور اسیطرح **بحر رائق** وغیرہ مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہی کہ سنا اونہون نے
ایک قوم کو جمع ہوئے ہین مسجد مین اور کلمہ پڑہتے ہین اور درود پڑہتے ہین جہر سے پس
کہا نہین دیکھا مینے اسکو عہد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور نہین گمان کرتا ہون مین
تمکو مگر مبتدع پس ویر تک ذکر کرتے رہے اسکو یہان تک کہ نکالدیا اونکو مسجد سے اور
ابو بکر مروزی نے **کتاب العید** مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہی کہ ایک
مرد نے ارادہ کیا نماز پڑہنے کا عید کے نماز سے پہلے پس منع کیا اوسکو حضرت علیؓ نے اس سے
تب کہا اوس مرد نے ای امیر المؤمنین تحقیق مین جانتا ہون کہ بیشک اللہ عذاب نہین کرتا ہی
نماز پر پس فرمایا حضرت علی نے کہ تحقیق مین جانتا ہون کہ تحقیق اللہ ثواب نہین دیتا ہی
کسی فعل پر یہان تک کہ کیا ہو اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا برانگیختہ کیا ہو
آپ نے اوسپر پس ہوگے نماز تیری عبث اور عبث حرام ہی پس شاید کہ اللہ تعالی عذاب کرے
تجکو بسبب تیری مخالفت کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور **بخاری** نے اپنی **صحیح** مین
سعید بن جبیر سے روایت کیا ہی کہ مکروہ جانتا ہی ابن عباسؓ نے نماز پڑہنے کو عید کے نماز سے پہلے
اور **معمری** نے **کتاب السنۃ** مین سعید بن مسیبؓ سے روایت کیا ہی کہ سعید بن مسیبؓ نے دیکھا
ایک مرد کو نماز پڑہتے بعد فجر کے تو منع کیا سعید بن مسیبؓ نے اوسکو نماز پڑہنے سے پس کہا اوس
مرد نے کیا خوف کرتے ہین آپ اسکا کہ عذاب کرے مجکو اللہ نماز پر تب فرمایا سعید بن مسیبؓ نے
کہ خوف کرتا ہون مین اسکا کہ عذاب کرے تجکو اللہ بسبب مخالفت کے آنحضرت سے اور انکار کیا

حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت ابن عباسؓ نے غیر رکنین یمانیین کے استلام سے منع کیا ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر رکنین یمانیین کا استلام نہیں کیا جیسا کہ مروی ہے مسند
احمد وغیرہ میں اور بھی مسند احمد میں مروی ہے کہ عثمان بن ابی العاص بلائے گئے دعوت
ختنہ میں تو اونھوں نے اوس دعوت کو رد کیا اور کہا کہ ہم نہیں جاتے تھے زمانہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کھانے کے طرف ان فتاوی اور اقوال خلفائے ثلثہ یعنے حضرت
عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ رضی اللہ عنہم اور عبادلہ ثلثہ یعنے عبد اللہ بن مسعودؓ اور
عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہم اور عثمان بن ابی العاص اور سعید
بن المسیب سے نظائر عمل مولد میں مخالفت قول مجوزین عمل مولد کے ساتھ فتاوی اور
اقوال کبار صحابہ اور تابعین کے معلوم ہوئے پس جو شخص کہ قول مجوزین عمل مولد کا گو بہت
ہوں اسوجہ سے نہ مانے کہ وہ مخالف ہے مقتضائے حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اقوال کبار صحابہ اور تابعین کے تو وہ مستحق مدح اور ثنا ہے نہ لائق ذم اور ملامت کا اس لئے
کہ اصل اول مندرجہ مقدمہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ فتوی دینا اس قسم کی مسائل میں کہ جسمیں
اصحاب مذہب بلکہ مجتہدین فی المسائل اور اصحاب تخریج سے روایت نہیں ہے اوسپر چاہئے
کہ جو دلیل سے قوی ہو اور دلیل سے قوی انکار ہے عمل مولد کا بسبب اسکے کہ وہ موافق ہے
مقتضائے حدیث اور اقوال خلفائے راشدین اور ان صحابہ اور تابعین کے کہ جو معروف بالفقہ و
الفتوی والتقدم فی الاجتہاد ہیں مانند عبادلہ ثلثہ اور سعید بن المسیب کے نہ اوسکو جائز
کہنا اور اصل سوم اور پنجم مندرجہ مقدمہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ قبول نکرنا قول علما اور اہل حدیث کا
اگر مخالف ہو مقتضائے حدیث اور اقوال صحابہ اور تابعین کے کچھ مضائقہ نہیں رکھتا ہے اور
اصل دوم مندرجہ مقدمہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ اونکے قول قبول نکرنے سے مبتدع اور ضال
کہنا اونکو لازم نہیں آتا ہے اور اصل چہارم مندرجہ مقدمہ سے واضح ہو چکا ہے کہ اتباع اکثر عموماً
لازم نہیں ہے اور یہاں سے یہ شبہہ مجوزین کا کہ نفس عمل مولد میں کہ عبارت ہے جمع کرنے
آدمیوں سے واسطے سرور ولادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اطعام طعام اور ذکر
مناقب اور معجزات اور قصہ معراج اور شرح صدر اور رضاع اور ولادت سے کیا قباحت
ہے جیسے اوٹھ گیا کہ اصحاب کبار نے نماز سے اور بلانے سے طرف نماز کے اور تسبیح اور تہلیل
اور تحمید اور درود بھیجنے اور تعظیم بیت اللہ سے ساتھ تخصیصات غیر ثابتہ کے منع کیا ہے

اور فی الحقیقت وہ منع مترتب ہی اون تخصیصات پر نہ نفس اون اعمال پر مانعین عمل مولد نفس اطعام طعام اور ذکر مناقب اور معجزات اور قصہ معراج اور شرح صدر اور رضاع اور ولادت کے منع نہیں کرتے ہیں بلکہ منع اونکا اوس مجموع کی خصوصیت سے ہی جسکا مجوزین نے بعد قرون ثلثہ کے حادث ہونا بیان کیا ہی اور مخفی نرہے کہ مجوزین عمل مولد جو داعی واسطے احداث اس عمل مولد کی کثرت منکرین کو اسوقت بین بیان کرتے ہین وہ قابل سماعت نہین ہی دو وجہ سے اول یہ کہ منکرین کے لئی جب کہ محکی عنہ یعنے وقوع معجزات اونکے روبرو کافی نہوا تو حکایت اوس وقوع کی اونکے لئی کب کفایت کرسکتی ہی اور مثبتین خود معترف ہین دوسرے ذکر فضائل اور مناقب اور معجزات کچھہ منحصر اسوضع خاص مین نہین ہی مجالس وعظ وپند مین ہمیشہ ذکر فضائل اور مناقب اور معجزات کا بر زبان واعظین رہتا ہی اب نام چند مانعین کے جو کتب موجودہ سے پائے جاتے ہین مذکور ہوتے ہین احمد بن محمد المصری المالکی صاحب قول معتمد کہ یہہ کتاب یہان موجود ہی ابو عبد اللہ ابن الحاج المالکی تاج الدین عمر بن الفاکہانی المالکی ابو الحسن علی بن الفضل المقدسی المالکی ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد المجید المالکی محمد بن ابی بکر المخزومی المالکی علاء الدین بن اسمعیل الشافعی ابو بکر بن عبد الغنی الشہیر بابن النقطہ البغدادی الحنفی شیخ الحنابلہ شرف الدین احمد المعروف بابن قاضی الجبل معز الدین حسن خوارزمی یہ سب نام بذکر اسامی مانعین عمل مولد قول معتمد مین مسطور ہین عبد الرحمن مغربی حنفی صاحب فتاوی رجب بن احمد افندی حنفی شارح طریقہ محمدیہ شہاب الدین دولت آبادی حنفی صاحب فتاوی مجموعہ شیخ احمد سرہندی صاحب مکاتیب صاحب نور الیقین صاحب تحفہ صاحب جواہر عبقریہ شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ صاحب صراط مستقیم امام ابن القیم صاحب زاد المعاد وغیرہم اس جماعت مانعین عمل مولد سے شیخ الاسلام تقی ابن تیمیہ کو شعرانی نے اپنے طبقات مین اور ہاشم نے اپنے تذکرہ مین مجتہد لکھا ہی اور ذہبی نے کہا ہی کہ اگر شمار کیے جائین فقہا تو ابن تیمیہ مجتہد مطلق ونگا ہی اور تاج الدین سبکی کو بھی باوجود عناد کے اوسکے مجتہد ہونیکا اعتراف ہی اور شیخ کمال الدین زملکانی نے کہا کہ جمع ہین ابن تیمیہ مین شرطین اجتہاد کی اور وہ مجتہد ہی اور شیخ علم الدین نے معجم شیوخ مین لکھا کہ پہنچا ہی ابن تیمیہ رتبہ اجتہاد پر اور جمع ہین اوسمین شرطین مجتہد ونکی اور عینی نے

اپنی تاریخ مین لکھا کہ ابن تیمیہ سیف صارم تھا مبتدعین پر اور ابو الحجاج مزی نے کہا کہ نہین پایا مین نے کسیکو اعلم ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے اور نہ اتبع کتاب و سنت کا ابن تیمیہ سے اور امام ابن قیم کا یہہ حال ہی کہ حافظ ابن حجر نے درر کامنہ مین ابن کثیر سے نقل کیا ہی کہ کہا ابن کثیر نے کہ نہین پہچانتا ہون مین اپنے زمانہ مین اہل علم مین سے کسیکو عابد زیادہ ابن قیم سے اور بانی ہی اوسنے امامت دین مین اور سیوطی نے بغیۃ الوعاۃ مین لکھا ہی کہ ابن قیم نے تصنیف کیا کتابونکو اور مناظرہ کیا لوگون سے اور اجتہاد کیا اور ہوگیا ائمہ کبار سے تفسیر اور حدیث اور فروع اور اصول اور کلام مین اور ملا علی قاری نے رسالہ عذبہ مین لکھا کہ جسنے مطالعہ کیا ہی شرح منازل السائرین کا اوسکو ظاہر ہی کہ ابو عبد اللہ انصاری صاحب منازل السائرین اور امام ابن قیم اوسکا شارح دونو تھے اکابر اہل سنت و جماعت مین سے اور ابو عبد اللہ ابن الحاج اوستاذ ہی تقی الدین سبکی کا جسکے اجتہاد کا سیوطی وغیرہ قائل ہی اور تاج الدین فاکہانی اکابر علما سے تھا معاصر ابن دقیق العید اور زملکانی اور شرف الدین دمیاطی اور بدر الدین ابن جماعہ وغیرہم کا اور ابو الحسن علی بن الفضل المقدسی المالکی اسکندریہ مین اور ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد المجید المالکی اور ابن نقطہ بغدادی جنفے اکابر علما مین سے اپنے زمانہ مین مقابل ابو الخطاب ابن دحیہ اور ابو شامہ کے تھے منع عمل مولد مین اور محمد بن ابی بکر مخزومی مالکی اور معز الدین حسن خوارزمی اپنے زمانہ مین مقابل ابن الجزری کے منع عمل مولد مین جیساکہ ملاحظہ تاریخ ابن اہدل اور تذکرہ ہاشم اور طبقات ابی اسحق شیرازی و مختصر جبرتی اور ضوء لامع سخاوی سے ظاہر ہی اور علما مین سے اصول مجوزین لقبول مجوزین اول ابن دحیہ اور ابی شامہ ہی پھر بعد انکے ابن الجزری باقی سب انکے توابع اور اذناب مین باب دوم بیان مین ہفوات اور اکاذیب اور اغلاط مبتدعین اور مجوزین عمل مولد کے ہفوات اور اکاذیب و اغلاط اس فریق کے بیشمار مین اور انکے استیعاب کے لئے ایک دفتر چاہیے لیکن بموجب مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ بطور مشتے نمونہ از خروارے چند ہفوات اور اکاذیب و اغلاط ان بزرگوارونکے یہان مسطور ہین اول صاحب تصحیح مولوی فضل رسول صاحب بدایونی نے صـ۱۶۳ مین باستناد ملا علی قاری ایک عبارت سنیت تلقین مین مرقاۃ ملا علی قاری سے نقل کی حال آنکہ وہ قول ملا علی قاری نہین ہی بلکہ وہ قول ابن حجر کا ہی کہ اوسکو ملا علی قاری نے اوسے مرقاۃ مین رد کیا ہی اور صاحب تصحیح نے اوسکو ذکر نہین کیا دوسرے دوم صاحب تصحیح نے صـ۱۸۰ مین لکھا در جواہر مرقوم لما سئل القاضی محمد

۱۲ بذکر ابن بغیۃ الوعاۃ العربیۃ ۱۲ الاصلین و الفروعہا و الحدیث و فی التفسیر و ائمۃ الکبار و صارمن اجتہد

الکرمانی عنه قال ماراه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن وروی فی ذلک حدیثین انتہی حالانکه اسکے
بعد اوسی جواہر مین مرقوم ہے ہکذا ذکر فی الکتاب لا یلقن المیت فی قبره عندنا وقال الشافعی یلقن
لان قوله علیه السلام لقنوا موتاکم شهادة ان لا اله الا الله اراد به حالة النزع وقال الشافعی یلقن
لان الامر مطلق ونحن نقول هذا امر بخلاف القیاس لانه سماع المیت وما روی من الحدیث معناه
القریب من الموت لیکون آخر کلامه کلمة الشهادة انتہی سو صاحب تصحیح نے اس عبارت کو که رد کرتی ہے اوس عبارت کو
که جسکو نقل کیا ہے اور مخالف ہے اوسکے مدعا کے چھوڑ دیا سوم صاحب تصحیح نے صـ ۲
مین لکھا در در المختار مینویسد لو نذر لفقراء مکة جاز صرفه الی فقراء غیرها لما تقرر فی کتاب الصوم
ان النذر الغیر المعلق لا یختص بشیء وہم ور بنیا مینویسد لو نذر التصدق یوما بمکة بهذا الدرهم علی
فلان فخالف جاز بخلاف النذر المعلق انتہی سو دوسری عبارت بخیانت اور تحریف لفظی
اور معنوی در مختار سے نقل کی عبارت در مختار یوں ہے والنذر من اعتکاف او حج او صیام
او غیرها غیر المعلق لا یختص بزمان ومکان ودرهم وفقیر فلو نذر التصدق یوم الجمعة بمکة
بهذا الدرهم علی فلان فخالف جاز وکذا لو عجل قبله فلو عین شهرا للاعتکاف او للصوم فعجل
قبله عنه صح وکذا لو نذر ان یحج سنة کذا فحج سنة قبلها صح او صلوٰة یوم کذا فصلاها قبله لانه
تعجیل بعد وجود السبب وهو النذر فیلغو التعیین شرنبلالیة فلیحفظ بخلاف النذر المعلق فانه
لا یجوز تعجیله قبل وجود الشرط کما سیجیء فی الایمان انتہی پس صاحب تصحیح نے اول اور آخر اور درمیان
کی عبارتین حذف کین اور بخلاف النذر المعلق که متعلق تھا ساتھه لا یختص بزمان کے اوسکو ساتھه
لو نذر التصدق یوما بمکة بهذا الدرهم علی فلان فخالف جاز کے ملا دیا اسلیئے که ظاہر ہو مخالفت معنی
نذر معلق کا غیر معلق سے عدم اختصاص مین ساتھه مکان اور فقیر اور درہم وغیرہا کے حالانکه
اسمین نذر معلق مانند نذر غیر معلق کے ہے چنانچه رد المحتار حاشیه در مختار مین اسکے تصریح ہے بلکه
خود در مختار کی عبارت سے جو بیان خلاف مین ہے اور صاحب تصحیح نے چھوڑ دی ہے ظاہر ہے
چہارم بابته مسائل مین اشباه سے منقول ہے قال اصحابنا الاصل فی الاشیاء التوقف صاحب
تصحیح نے صـ ۱۹۶ مین عبارت اشباه کی یون نقل کی که قال بعض اصحابنا الاصل فی الاشیاء التوقف
اور دعوی کیا سرقه لفظ بعض کا باین عبارت نسبت عبارت اشباه پس ازان صرف بریک
فقره اکتفا نمودن و ازانهم لفظ بعض را سرقه نمودن و در نظر جہال بودن توقف مذہب حنفیه
بقول واحد جلوه دادن مباح وعرس حرام انتہی حالانکه نسخه مطبوعه کلکته اور قلمی اشباه کے

دیکھی گئے کسی مین لفظ بعض کا پایا نہ گیا بلکہ طحطاوی مطبوعہ مصر مین بھی جو یہ عبارت اشباہ سے منقول ہی موافق مائۃ مسائل ہی بس ایک لفظ اپنی طرف سے بڑھا کر کسی عالم دیندار پر جھوٹا دعوی سرقہ کا کرنا کس مذہب اور ملت مین جائز ہی پنجم اربعین مین فتاوی عالمگیری سے منقول ہی و اما بعد الموت فلا تغسلین عندنا فی ظاہر الروایۃ کذا فی العینی شرح الہدایہ و معراج الدرایۃ صاحب تصحیح نے صفحہ ۱۷ مین اس عبارت کو بزیادت فی لفظ معراج الدرایۃ پر نقل کرکے اعتراض کیا کہ عجیب عبارت عالمگیری را بزیادہ کردن لفظ فے در فقرہ و فی معراج الدرایۃ بر مطلب خود درست نمود انتہے حال آنکہ نسخہ لکھنؤیہ اور مطبوعہ کلکتہ اربعین کے جو تصحیح کے تصنیف سے پہلے لکھی گئے اور مطبوع ہوئی موجود ہین کسی نسخہ مین لفظ فی کا پایا نہین جاتا ہی ششم مائۃ مسائل مین مرقوم ہی بر تقدیر یکہ مجمل ہم نباشد بلکہ مبین باشد صاحب تصحیح نے مبین کو معین صحیح کرکے صفحہ ۲۴ مین اعتراض کیا عجیب از معنی مجمل یقینا ناواقف ہست ورنہ نمیگفت کہ بر تقدیر یکہ مجمل ہم نباشد بلکہ معین باشد چرا کہ مجمل ضد معین نیست بلکہ ضد مفصل ہست انتہے حال آنکہ مائۃ مسائل کے نسخے لکھنؤیہ اور مطبوعہ کلکتہ اور دہلی کے موجود ہین کسی مین معین نہین ہی بلکہ صاف مبین لکھا ہی اور مفصل کو جو خود ضد مجمل ٹھہرایا اوس سے صاحب تصحیح کے واقفیت اصول سے ظاہر ہوگئے اسلئے کہ ضد مجمل کا اصول مین مفسر آتا ہی نہ مفصل یہان تک کہ جب تصحیح پر اعتراض ہوئی تب صاحب تصحیح نے ایک رسالہ مسمی بہ نافعہ بطور عذر گناہ بدتر از گناہ تحریر کرکے طبع کرایا کہ چھاپہ والون نے مائۃ مسائل مین معین کی جگہہ مبین بنا دیا ہی اور غلطی کاتب سے مفسر کی جگہہ مفصل لکھہ گیا ہی پھر اس پر طرہ یہ ہوا کہ افہام الغافل کے صفحہ ۶ مین لکھا با اینہمہ جہل سے امان نہین ہی مجمل کے مقابلہ مین مبین بھی مستعمل نہین ہی بلکہ مفسر ہی انتہے حال آنکہ میزان الاصول اور مختصر الاصول اور منہاج الاصول اور جمع الجوامع اور نقایہ اور انکی شروح مین مقابل مجمل کا مبین ہی اور اور بہت کتب اصول وغیرہ مین ایسا ہی ہی تفصیل اسکی تعلیم الجاہل جواب افہام الغافل مین ہی اب معلوم نہین کہ جہل سے امان کسکو نہین ہی صاحب مائۃ کو یا اوسکے مخالفین کو پھر اس سے بڑھ کر یہ بات ہی کہ سیف الموحدین کے جواب مین جو مولوی علی بخش صاحب کے نام سے لکھا گیا تحریر ہوا کہ در قرب ہمان زمان رسالہ نافعہ کہ وضع آن برای اظہار تحریفات این طائفہ ہست مطبوع گردیدہ دران مرقوم کہ مبین ہم مقابل مجمل نیست بلکہ مفسر ست انتہے حال آنکہ رسالہ نافعہ مطبوعہ موجود ہی اوسمین مبین کا مقابل مجمل نہونا مرقوم نہین ہی ہفتم صاحب بوارق مولوی فضل رسول صاحب بدایونی نے

نے صـ۱۱۲ مین بعد ذکر ابن حزم ظاہری کے لکھا پس از ان ابن قیم وغیرہ تلامذہ اش ہم بتائید او برخاستند
وکتابہاے عجیبہ تصنیف نمودند فاما جلد آن مفسدہ مندفع گردیدہ بعد مدتے شقی ابن تیمیہ در عہد خود
اختراع دین جدید نمودہ ہنگامہ گرم ساخت انتہے حال آنکہ دو سو برس سے زائد پہلے تولد ابن قیم
سے ابن حزم وفات پاچکا تھا اور عہد ابن تیمیہ کا بعد مدت کے زمان ابن قیم سے نہین ہے بلکہ
ابن تیمیہ پہلے ابن قیم سے تھا اور ابن قیم شاگرد ابن تیمیہ کا تھا اور یہ بھی جھوٹ ہے کہ ابن قیم
تائید پر ابن حزم کے تھا زاد المعاد ابن قیم کی موجود ہے اوسمین اکثر جگہہ ابن حزم کے اقوال کا
رد ہے اور شرح سنن ابی داؤد ابن قیم کی بھی حاضر ہے اوسمین بھی ظاہر ہے یہ جرح ہے ہشتم
صاحب بوارق نے صـ۳۴ مین لکھا در اشتباہ نوشتہ باید دانست کہ فقیر دم استقلال ندارد الخ
حال آنکہ اس عبارت کا اشتباہ مین وجود نہین ہے نہم صاحب بوارق نے ذکر مین نام اون لوگونکے
جنھون نے عمل مولد کو مستحسن اور مستحب کہا صـ۱۱۴ مین لکھا یوسف سجار و یوسف بن علی بن زریق
انتہے حال آنکہ یوسف اور یوسف بن علی بن زریق ایک ہی شخص ہے دہم صاحب بوارق نے
بضمن اوسی ذکر کے صـ۱۱۴ مین لکھا و ابن البطاح و مخلص کتانی و ظہیر الدین بن جعفر و نصیر الدین
انتہے حال آنکہ ابن البطاح وہی نصیر الدین ہے دو شخص نہین اور اس نیت سے کہ ابن البطاح
اور نصیر الدین دو شخص معلوم ہون تصحیح کے صـ۴۷ مین عبارت سیرت شامی کی یون نقل کی
وقال الشیخ الامام العلامۃ الشہیر بابن البطاح حال آنکہ عبارت سیرت شامی کی یون ہے وقالہ
الشیخ الامام العلامۃ نصیر الدین المبارک الشہیر بابن البطاح جناب مولوی شاہ سلامت اللہ
صاحب نے اس عیب کی پردہ پوشی کے لیے اشباع الکلام کے صـ۲۳ مین نصیر الدین کی جگہہ
ناصر الدین بنادیا اور خود بھی صـ۴۵ مین ابن البطاح اور نصیر الدین کو دو شخص ظاہر کیا یازدہم
صاحب فیض عام مولوی کریم اللہ دہلوی نے صـ۱۸ مین لکھا درۃ المنتشرہ دربن شہر ہر چند جا
موجود اما ذکر تقبیل درانجا بالکل مفقود انتہے تب درمنتشرہ پیش ہوئی اوسمین عدم صحت حدیث
تقبیل کی مرقوم تھی اور فتاوی جامع الروایات بھی پیش ہوا اوسمین بھی عبارت درمنتشرہ
منقول تھی دوازدہم صاحب فیض عام نے صـ۱۸ مین انکار وجود تبصیر المقال سے کیا اور اوسکو
مثل شریک باری اعتقاد کیا پھر تبصیر المقال کے پیش ہونے سے فساد اعتقاد صاحب فیض عام کا
ظاہر ہوا چنانچہ تبصیر المقال موجود ہے سیزدہم صاحب فیض عام نے صـ۲۲ مین لکھا ابن جعفر است
ہم تہمت انکار این احادیث بر خیر جاری کردہ اصلا نام و نشان این عبارت ہر چند درانجا تلاش

نمودہ یافتہ نشد انتہی جب خبر جاری پیش ہوئی اوسمین عبارت منقولہ کے پائی جانی سے کذب
صاحب فیض عام کہل گیا چہاردہم صاحب ہادی المضلین مولوی کریم اللہ دہلوی نے صفحہ ۱۳
مین لکھا مولد موسی اور عیسی علیہما السلام کا اپنے کلام مین فرمایا ہے اور بیان مولد ہمارے
حضرت کا سیرت شامی اور جزری اور تلمسانی اور باوروی اور نووی اور عسقلانی اور شیخ
عبد الحق دہلوی نے لکھا ہے مجیبان بدنصیبان ان سب محدثین کو حرامی کہتے ہین انتہی حال آنکہ
تلمسانی اور باوروی اور نووی نے کہین عمل مولد کو نہین لکھا اور نہ مجیبین نے کسی کو حرامی کہا
پانزدہم رسالہ مولوی شاہ سلامت اللہ صاحب مسمی بہ اشباع الکلام کے صفحہ ۱۱ اور صفحہ ۴۲
مین مرقوم ہے وشیخ جلال الدین سیوطی در شرح نسائی وشیخ ابن حجر عسقلانی در شرح اربعین
امام نووی حکم باستحسان آن فرمودہ و امام نووی ہم بہمین مطلب میل فرمودہ اند انتہی حال آنکہ
شرح نسائی مین اسکا کچھہ ذکر نہین ہے اور شیخ ابن حجر عسقلانی کی کوئی شرح اربعین نہین ہے
کہ اوسمین عمل مولد کا استحسان کیا ہو اور نہ نووی نے اپنی کتاب مین اس مطلب کی طرف
میل فرمایا ہے شانزدہم رسالہ محمد وجیہ صاحب مسمی بہ ارشاد الرشاد کے صفحہ ۱۶ مین
مرقوم ہے و دلائل جواز محفل مولد شریف بارعایت شروط مذکورہ در رسائل اثبات مولد از
اکابر محدثین و علمای سلف و خلف انتظام دارند وشیخ جلال الدین سیوطی در شرح نسائی
وشیخ ابن حجر ہیثمی مکی در شرح اربعین امام نووی حکم باستحسان آن فرمودہ اند و امام نووی
ہم بہمین مطلب میل فرمودہ اند انتہی حال آنکہ شرح نسائی مین کچھہ اسکا ذکر نہین ہے اور نہ نووی
نے کہین اسطرف میل فرمایا ہے جیسا کہ اوپر معلوم ہوا ہفدہم صاحب ارشاد الرشاد نے
صفحہ ۱۶ مین عبارت رسالہ سیوطی کی یون نقل کی ہے اول من احدث فعل ذلک من السلاطین الملک
المظفر انتہی حال آنکہ رسالہ سیوطی مین لفظ من السلاطین کا نہین ہے صاحب ارشاد نے بڑہا لیا
ہیجدہم رسالہ مولوی مظہر کریم صاحب مسمی بہ غایۃ المرام مین کہ جس سے ارشاد الرشاد کے
صفحہ ۱۵ مین استشہاد ہے مرقوم ہے فی فتح المبین شرح اربعین الامام النووی قال شیخنا الامام ابو شامہ
ومن احسن ما ابتدع حال آنکہ عبارت فتح المبین یون ہے قال الامام ابو شامہ شیخ المصنف
صاحب غایۃ المرام نے شیخ المصنف کی جگہہ شیخنا بنایا تاکہ ظاہر ہو کہ فتح المبین امام نووی کی ہے
حال آنکہ فتح المبین ابن حجر مکی کی ہے نوزدہم مولوی قادر علی نے صفحہ ۴۵ دلیل الیقین مین
لکھا اب دیکھا چاہیی کہ عمل مولد شریف کے نیک اور مستحسن ہونے پر اکیا جماع غفیر بڑے بڑے

اہل علم و امام مجتہد و محدثین وغیرہ خواص و عوام ہر ملک مثل مکہ و مدینہ وغیرہ جیسا کہ حضرت امام نووی
و امام شافعیؒ و صاحب جزری و صاحب مفتاح الزجاجہ و امام قرطبی و عبد الوہاب ابو محمد
عبد العزیز و شیخ ابن حجر ہیثمی و امام ابو شامہ و ابن تیمیہ حنبلی و صاحب ہدایۃ المرید و طیبی
و ملا علی قاری و شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہ رحمہم اللہ علیہم کا اتفاق ہے انتہیٰ حال آنکہ بیان کرنا
اتفاق نووی اور شافعیؒ اور قرطبی اور ابن تیمیہ اور صاحب ہدایۃ المرید اور طیبی کا عمل مولد شریف
کے نیک اور مستحسن ہونے پر صریح جھوٹ ہے ابن تیمیہ صراط مستقیم میں عمل مولد کے بدعت بُری
ہونے کا قائل ہے اور شافعیؒ کے عہد میں وجود ہی عمل مولد کا نہ تھا اور نووی اور قرطبی اور صاحب
ہدایۃ المرید اور طیبی سے کہیں استحسان عمل مولد منقول نہیں ہے اور یہی حال ہے عبد الوہاب ابو محمد کا
لبشتم مولوی محمد عبد اللہ غازیپوری نے جواب المہتدین کے صـ۲ میں لکھا چنانچہ اسامی گرامی
مجوزین لکھے جاتے ہیں امام المحدثین ابن جوزی و علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری و ابن حجر
جزری و محمد بن علی دمشقی و حافظ ابو الخیر سخاوی و حافظ عماد الدین ابن کثیر و علامہ ظغربلی و امام
نووی شارح صحیح مسلم و حافظ ابو شامہ استاذ امام نووی و شیخ ابو الحسن المعروف بابن الفضل
و ابوبکر حجاز و منصور البشار و ابن محمد نعمان و ابو موسیٰ زرہونی و حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی و
و جمال الدین عجمی و یوسف الحجاز و یوسف بن علی الشامی و امام ابن البطاح و امام مخلص کمال الدین
و امام علامہ ظہیر الدین شیخ نصیر الدین و امام صدر الدین عمر و حافظ ابن حجر مکی صاحب مولد الکبیر
و حافظ دمشقی و جلال الدین سیوطی و شارح ابن ماجہ و امام محقق ابو زرعہ عراقی و شیخ ابن حجر
ہاشمی انتہیٰ حالانکہ ابن جوزی نے کسی کتاب میں عمل مولد کو جائز نہیں کہا اور اسیطرح نووی نے
اور ابو زرعہ عراقی نے کسی اپنی کتاب میں اس عمل کی تجویز کی اور ابن حجر جزری اور حافظ دمشقی
معلوم نہیں کہ کون شخص ہیں اور اونھوں نے اپنی کس کتاب میں عمل مولد کو جائز لکھا ہے یوسف
الحجاز اور یوسف بن علی الشامی ایک ہی شخص ہے دو شخص نہیں اور اسیطرح امام ابن البطاح اور
شیخ نصیر الدین ایک شخص ہے دو شخص نہیں اور اسیطرح جلال الدین سیوطی اور شارح ابن ماجہ ایک شخص
ہے دو شخص نہیں شیخ ابن حجر ہاشمی کوئی نہیں ہے اور اگر ہاشمی بجای ہیثمی کے لکھا ہے تو وہ ابن حجر مکی
ہے اور اسکا ذکر ہو چکا ہے لبست و یکم مولوی محمد حسن اللہ غازیپوری نے احسن الکلام صـ۲۹
اور صـ۳۰ میں لکھا پوشیدہ نہ رہے کہ مجوزین انعقاد مجلس میلاد شریف علماء نامی گرامی کہ نام انکا
ذیل میں لکھا جاتا ہے یہ ہیں حضرت شیخ الفقہاء و المحدثین تاج العلماء و العارفین شیخ شیوخ

العالم قطب الاقطاب الغوث الاعظم سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ و امام المحدثین ابو الفرج ابن جوزی محدث فقیہ حنبلی و ابو الخطاب عمر بن دحیہ کلبی و ابن خلکان محدث شافعی و علامہ قسطلانی صاحب المواہب اللدنیہ و شارح صحیح بخاری و شیخ ابو القرا الحافظ ابن جزری و محمد بن علی دمشقی صاحب سبل الہدی والرشاد و حافظ ابو الخیر سخاوی و حافظ عماد الدین ابن کثیر و علامہ طغربل صاحب الدر المنتظم و امام نووی شافعی شارح صحیح مسلم انتہی حال آنکہ جناب سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اور بھی نووی نے کسی کتاب میں جواز انعقاد مجلس میلاد شریف کا نہیں لکھا ہے اور ایسا ہی حال ہے ابن جوزی کا نسبت دوم تصحیح کے صفحہ ۲۴ میں اور ارشاد الرشاد کے صفحہ ۱۵۴ میں اور جواب الہندین کے صفحہ ۴ میں اور احسن الکلام کے صفحہ ۳۳ میں اور غایۃ المرام میں ابو موسی مدینی مرقوم ہے اور بوارق کے صفحہ ۱۱۴ میں اور رسالہ کبری قادریہ کے صفحہ ۲ میں ابو موسی زر ہونے اور اشباع الکلام کے صفحہ ۳۶ میں ابا موسی الزینبونی معلوم نہیں کہ صحیح مدنی ہے یا زر ہونے یا زینبونی مستندین مجوزین ایسے معروف ہیں کہ اونکی نسبت میں اسقدر اختلاف مجوزین ہے نسبت سوم اکثر رسائل مجوزین میں ابن طغربل صاحب در منتظم مرقوم ہے اور رسالہ کبری قادریہ کے صفحہ ۲ میں ایک جگہہ ابن طغربل اور دوسری جگہہ ابن طغربک اور مطابق اسیکے غایۃ المرام میں بھی ابن طغربک مسطور ہے معلوم نہیں کہ صحیح طغربل ہے یا طغربک باعث اس اختلاف کا بھی شہرت اور معروفیت مستندین مجوزین ہے نسبت چہارم تصحیح کے صفحہ ۲۴۶ میں ابو الحسن المعروف بابن الفضل مرقوم ہے اور اسیکے مطابق رسالہ کبری قادریہ کے صفحہ ۲ میں اور اکثر رسائل معلدین بھی مسطور ہے لیکن بوارق کے صفحہ ۱۱۴ میں ابن قفل مرقوم ہے معلوم نہیں کہ صحیح ابن فضل ہے یا ابن قفل نسبت پنجم تصحیح کے صفحہ ۲۵۰ میں و اشباع الکلام کے صفحہ ۳۲ میں فاذا کان ابو لہب الکافر الذی الخ کو قول ابو الخیر ابن الجزری قرار دیا گیا اور ارشاد الرشاد کے صفحہ ۱۴۳ میں اور جواب استفتای مولد شریف کے صفحہ ۵ میں قول ابن جوزی ہوا نسبت ششم تصحیح کے صفحہ ۲۴۵ میں اور ارشاد الرشاد کے صفحہ ۱۵۴ میں اور اشباع الکلام کے صفحہ ۳۵ میں لم یکن فی ذلک الا ارغام الشیطان الخ قول ابن جوزی قرار دیا گیا اور پھر اشباع الکلام کے صفحہ ۵۰ میں اور جواب استفتای مولد شریف کے صفحہ ۹ میں قول ابن جزری ٹھہرا **باب سوم** جواب میں مطاعن مندرجہ رسائل ثلثہ قادریہ کے **جواب رسالہ مولوی محمد فضل المجید** کا یہ ہے کہ جن صاحبون سے کہ آپ نے جواز عمل مولد کا نقل کیا بفرض صحت نقل

اگر منکرین جواز عمل مولد اونکے اس قول کو بدینوجہ کہ مخالف ہی مقتضای حدیث اور فتاوای
صحابہ کرام اور فقہای تابعین اور اقوال اون علماکے کہ رتبہ مین مجوزین سے زائد ہین قبول
نکرین تو کیا محذور اون پر آتا ہی آپکے اساتذہ اور شیوخ جیسے مولوی فضل رسول صاحب
وغیرہ اور آپکے ہم مذہب بدون اسوجہ کے بھی آپکے مستندین کے بعض اقوال قبول نہین فرماتے
ہین چنانچہ بوارق وغیرہ رسائل مین مولوی فضل رسول صاحب نے بہت سے اقوال شاہ
ولی اللہ صاحب پر طعن کیا ہی اور اونکی گمراہی کا فتوی دیا ہی ابن حجر عسقلانی نے مصافحہ
بعد الصلوات کو بدعت مکروہہ کہا جیساکہ تبیین المحارم سے رد المحتار مین منقول ہی ابن حجر مکی نے
عبد النبی نام رکھنے کو شرح منہاج مین حرام کہا ہی اور اپنے فتاوی مین قیام مولد کو بدعت نے اصل
ٹھہرایا ہی اور شیخ جلال الدین سیوطی اور صاحب سیرت شامی نے انکار ثبوت معجزۂ قدم سے
کیا ہی جیساکہ سیرت شامی مین مسطور ہی اور ابو شامہ نے تقلید ایک امام سے منع کیا ہی جیساکہ کتاب
مؤمل الی الامر الاول مین مرقوم ہی یہ اقوال ابن حجر عسقلانی اور ابن حجر مکی اور جلال الدین سیوطی
اور صاحب سیرت شامی اور ابو شامہ کے مولوی فضل رسول صاحب قبول نہین فرماتے ہین
جیساکہ اونکی تصانیف سے ظاہر ہی اور سخاوی کو نہایت اہتمام ہی تکفیر مین ابن العربی صاحب فتوحات
کے اور شمس الدین ابن الجزری بھی قائل تکفیر ابن العربی کا ہی یہانتک کہ تاویل بھی کلام ابن العربی
مین جائز نہین رکھتا ہی جیساکہ قول مبتنی مین مذکور ہی شاید کہ مولوی فضل رسول صاحب اور اونکے
ہم مذہب اس قول سخاوی اور ابن الجزری کو قبول نرکھتے ہون خود سیوطی آپکے مستند نے رسالہ
دوران فلکی علی ابن الکرکی مین سخاوی کے اقوال کی تقبیح بیان کی ہی اور شیخ الاسلام تقی الدین
ابن تیمیہ اور امام ابن القیم اور ابو عبد اللہ ابن الحاج وغیرہم مانعین عمل مولد اوس طبقہ کے
علما ہین کہ جنکے اقوال سے ابن حجر عسقلانی اور جلال سیوطی اور سخاوی وغیرہم آپکے مستندین
کی کتابون مین استناد ہی ابن حجر عسقلانی نے درر کامنہ مین لکھا ہی کہ شمس الدین ابن الجزری نے حق مین
شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے ایک محضر لکھا ہی اوسمین تیرہ سطرین اپنے خط سے لکھین اون سطرون مین سے
ایک سطر کا مضمون یہ تھا کہ تین سو برس سے لوگون نے مانند ابن تیمیہ کے کسی عالم کو نہین دیکھا

جواب رسالہ کبری مولوی عبد الصمد کا جواب پہلے کمال کا یہ ہی کہ تنبیہ شعرانی کے
حوالہ مین مولف امداد المسلمین منفرد نہین ہی اسوقت سے دو سو برس پہلے رجب بن احمد افندی کی
شرح طریقہ محمدیہ مین کہ جسکا ذکر کشف الظنون مین ہی اور نسخہ اوسکا مطبوعہ مصر موجود ہی عبارت

تنبیہ شعرانی کے منع عمل مولد مین نقل کر چکا ہی تنبیہ اسوقت حاضر نہین ہی جو حال قول معترض کا
معلوم ہو لیکن اگر کسی نسخہ تنبیہ مین وہ عبارت کہ جسکا حوالہ دو سو برس پہلے ہو چکا ہی نہ
پائی گئی اور کوئی مطلب لواقح الانوار مین اوس عبارت کے مطلب کے خلاف پایا گیا تو کیا
عجب ہی کہ معترض کے کسی ہم مذہب نے تنبیہ سے وہ عبارت جو مخالف اوسکے مذہب کے تھی
نکالڈالی ہو اور لواقح الانوار مین ایک عبارت موافق اپنے مطلب کے بنا کے درج کر دی ہی
جیساکہ خود شعرانی نے یواقیت والجواہر اور مختصر فتوحات مین بہ نسبت فتوحات مکیہ کے لکھا ہی
کہ لوگون نے اوسمین عبارت معارض ظاہر شریعت کے داخل کر دی ہین اور لواقح الانوار مین
ایسی عبارت کا درج ہونا مناسب تھا اوسمین رطب و یابس باتین مرقوم ہین چنانچہ اوسے
لواقح الانوار مین ملاقات شیخ حسن عراقی کے امام مہدی عم سے اور بیان کرنا امام مہدی عم کا کہ عمر میری
اب چھہ سو چھبیس برس کی ہی اور موافقت کرنا شیخ علی خواص کا مہدی عم کی عمر مین مرقوم ہی اور یہ
سب موافق اعتقاد شیعہ کے ہی علاوہ اسکے علما سے کبھے ایسا ہوتا ہی کہ آپ کسی وجہ سے مبتلا
ایک امر شنیع کے ہو گئے ہون لیکن وقت بیان مسئلہ کے جو حق ہی وہ کہدیا ہو اور ویسا ہی
لکھدیا ہو پس ہوسکتا ہی کہ لواقح الانوار مین شعرانی نے ایک سرگذشت لکھدیا ہو اور حکم مسئلہ
تنبیہ مین بیان کیا ہو دیکھو سیوطی نے انموذج وغیرہ مین ذکر معجزہ قدم کیا اور بعد تفتیش فتوی عدم
ثبوت اس معجزہ کا دیا اور جواب دوسرے کمال کا یہ ہی کہ امداد المسلمین مین نام صاحب طریقہ محمدیہ
کا اسے منہیہ کی وجہ سے لکھا گیا اور پڑہنا عورتون کا مولد نبی صلعم کو بھی ایک قسم کا عمل مولد مروج
ہی گو ہم مذہب معترض کے بھی اس قسم کے مولد کو اچھا نہ کھتے ہون لیکن مقصود مانعین منع بدعت
مروجہ عمل مولد ہی قطع نظر اس سے کہ کوئی اوسکو اچھا کھتا ہو یا نہ کھتا ہو امداد المسلمین مین اوپر کی
سطر مین ابن پیر علی افندی صاحب طریقہ محمدیہ مرقوم تھا اور نیچے کی سطر مین رجب افندی شارح
طریقہ محمدیہ مسطور تھا کاتب نے لفظ ابن کو جو پیر علی کے ساتھہ تھا اور لفظ رجب کے اوپر ہی مرقوم
تھا رجب کے ساتھہ لکھدیا اور اتفاق تصحیح کا سب نسخ مطبوعہ مین نہ پڑا غلطی کاتب سے اعتراض مولف
کتاب پر کرنا داب اہل علم نہین ہی آپ اپنی اور اپنے مستندین کی خبر لیجئے کہ سیرت شامی مین انشاد
ان اشعار کو ؎ اذا کان ہذا کافرا جاء ذمہ ✤ تبت یداہ فی الجحیم مخلدا ✤ اتی انہ فی یوم الاثنین
دائما ✤ یخفف عنہ للسرور باحمدا ✤ فما الظن بالعبد الذی کل عمرہ ✤ باحمد مسرورا ومات موحدا ✤ طرف
حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین الدمشقی کے نسبت کیا اور آپ نے بھی صفحہ ٣٠ مین یہی نام لکھا

اور آپکے مستند سیوطی نے اپنے رسالہ حسن المقصد مین انشاد اُنہین اشعار کو طرف حافظ ناصر الدین
بن شمس الدین الدمشقی کے نسبت کیا اب ارشاد ہو کہ لکھنا انکا اور آپکے مستند صاحب سیرت شامی
کا صحیح ہی یا آپکے مستند سیوطی کا اور مرات السنۃ السنیہ مین برکلی صاحب طریقۂ محمدیہ کو جو لکھا
سو صحیح ہی اسلئی کہ محمد افندی معروف تھا ساتھ برکلی کے جیسا کہ کشف الظنون مین مسطور ہی الطریقۃ المحمدیۃ
فی الموعظۃ للمولی محمد بن پیر علی المعروف بپیر کلی اور عبد الغنی نابلسی نے حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ
مین مصنف طریقۂ محمدیہ کو محمد افندی رومی برکلی لکھا ہی اگرچہ رجب افندی نے محمد البرکوی لکھا اور
بر کی جگہہ پیر کا لکھہ جانا غلطی کاتب ہی جیسے تصحیح کے صفحہ ۵ پر ابن ملک کی جگہہ ابن مالک لکھہ گیا اور
ہدایۃ المبتدعین دیکھی نہین گئی شاید اوسمین لفظ شرح کا کاتب کے لکھنے سے رہگیا ہو آپ اپنے مستند سے
کی خبر لیجئی کہ سیوطی نے حسن المقصد مین عرف التعریف بالمولد الشریف کو امام القراء حافظ شمس الدین
ابن الجزری کی کتاب قرار دیا اور صاحب کشف الظنون نے حافظ شیخ عبد الجلیل بن علی المنصوری المقری
کے اور اصلیت ذکر کرنے شعراء کی تنبیہ مین پہلے کمال کے جواب مین معلوم ہو چکی ہی اوسکے اعادہ کی
کچھ حاجت نہین ہی اور جواب تیسرے کمال کا یہ ہی کہ مراۃ السنۃ السنیہ مین نام قسطلانی اور شیخ
عبد الحق کا جو لسلک مانعین داخل ہو گیا سو وہ غلطی کاتب سے ہی کہ یہ دونون نام حاشیہ پر ایک
عبارت کے تحت مین لکھے ہوئے تھے کاتب نے اون دونون نامونکو داخل کتاب سمجھکر کتاب مین لکھہ دیا
جواب چوتھے کمال کا یہ ہی کہ مقصود مانعین منع عمل مولد مبتدعہ ہی اور اوسکے ایک یہ بھی وضع
ہی اور جب کہ صاحب در المختار نے پڑھنے اِس مولد کے نذر کو اقبح اوس نذر سے کہ جو بالاجماع باطل
اور حرام ہی قرار دیا تو اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ عمل مولد بھی ممنوع ہی اور عبارت شیخ مجدد کی متعلق
سماع اور غنا سے نہین ہی بلکہ نفس مولد سے ہی جواب پانچوین کمال کا یہ ہی کہ کلمۃ الحق مین صرف
حوالہ کتاب احمد بن محمد مصری کا مرقوم تھا صاحب غایۃ الکلام نے اوسکے عبارت بھی اگر لکھدی تو
کیا گناہ کیا نام کتابون کے جو عبارت مین ہین وہی ہین معلوم نہین کہ کونسے نام بڑہا سے اور
امداد المسلمین اور ہدایۃ المبتدعین مین باعتماد قول معتمد کہ وہ کتاب موجود ہی وہ نام لشمول اون
نامون مانعین کے اگر داخل کیے گئے تو کیا بُرا ہوا غایۃ الکلام وغیرہ مین نقل قول معتمد سے ہی سو وہ
کتاب حاضر ہی باقی جن نامونکا قول معتمد مین ذکر ہی اگر آپ اون کتب رجال اور تاریخ کو کہ جنکا
ذکر باب اول مین ہو چکا ملاحظہ کرین تو اونکا بھی پتا معلوم ہو جانا آسان ہی لیکن ناقل قول معتمد سے
ذمہ دار اسکا نہین ہی اور کلمۃ الحق مین جو بجالانا عمر بن محمد ملا کا عمل مولد کو بلدۂ موصل مین سنہ

چھہ سو چار مین مرقوم ہی سو وہ منافی نہین ہی گذر ہونے ابن دحیہ کے اس سنہ مین اربل مین اوس
حال مین کہ شاہ اربل کو مشغول اس عمل مین باقتدا عمر بن محمد ملا دیکھا اسلئی کہ ممکن ہی وقوع اِس
عمل کا عمر بن محمد ملا سے اور گذر ابن دحیہ کا اور مشغولی شاہ اربل کی باقتدای عمر بن محمد ایک ہی
سال مین اور صلاح اور شہرت عمر بن محمد ملا کی صرف مجوز عمل مولد کے قول سے ثابت نہین ہوسکتی
ہی اور اِس صلاح اور شہرت سے مجہولی اوسکی ازروے علم اور حسن اعتقادی کی دفع نہین
ہوسکتی ہی بہت لوگ بلے علم اور فاسد العقیدہ بسبب عبادت اور زہد اور ریاضت کے مشہور
بہ صلاح ہوجاتے ہین اور جو شخص اسطرح مجہول ہو اوسکا عمل کیونکر قابل تمسک کے ہوسکتا ہی
اور سیرت شامی کا معروف اور مشہور ہونا بہ نسبت اونہین کے ہی جنکو اوسکا علم ہی اور جنھون نے
اوسکو نہین دیکھا اور سنا اونکی نسبت وہ بھی مجہول ہی مانند قول معتمد کے اور اوسکا معتمد اور مستند
طرفین ہونا ممنوع حال اہل علم اور دیانت مین ہونے مانعین عمل مولد کا کہ جنکے نام قول معتمد مین
مندرج ہین یا اوسمین مندرج نہین اور اون کتب رجال اور تاریخ کے نام کہ جنسے اہل علم و دیانت
مین ہونا اونکا معلوم ہوتا ہی باب اول مین گذر چکا اور اتفاق علماء مذاہب اربعہ فے الجملہ کا
دعوی صادق ہی جیسا کہ چارو مذہب کی علما سے صاحب قول معتمد نے اسکو بیان کیا اور ایسے
دعوی اتفاق صحیح ہوسکتا ہی ساتھہ عدم اعتداد قول مخالفین کے بسبب مخالف ہونے اوس
قول کے ساتھہ مقتضای حدیث اور فتاوی صحابہ اور تابعین کے پس اپنی ناسمجھی سے نسبت کذب
کی کرنا طرف صاحب قول معتمد کے کہ اکابر علما سے تھا آپ ہی کی جرءت ہی سیوطی کا اعتبار تمیز صحیح
اور سقیم اقوال مین نہین ہی اوسکی کتابو نمین رطب و یابس صحیح و غلط سب طرح کے اقوال منقول ہین
پس خصم صرف اوسکے نقل پر بالخصوص خود اوسکے مدعیات مین کیونکر قبول کر سکتا ہی اسناد
قول عسقلانی مین وسائط صرف مجوزین عمل مولد ہین عسقلانی کی کسی کتاب مین اس عمل کے
جواز کا ذکر نہین ہی جن مجوزین کے نام سیرت شامی مین مذکور ہین بعض اونکے ایسے مجہول ہین کہ
اونکے نام اور نسبت کی بھی مجوزین کو آج تک صحت نہین ابو الحسن المعروف بابن الفضل مجوز عمل مولد کون
شخص ہی اوسکی کوئی کتاب بھی ہی یا نہین اور اوسنے کسی اپنی کتاب مین بھی اِس عمل کا جواز
لکھا ہی یا نہین اور کسنے اوس سے سواے مجوزین عمل مولد کی استناد کیا ہی اور کس نے اوسکو
اہل علم و دیانت سے سواے مجوزین کے قرار دیا ہی جمال الدین ہمدانی اور منصور بشار اور یوسف
بن علی زریق اور شیخ ابو موسی زرہونی اور جلال الدین عبد الرحمن اور صدر الدین موہوب

اور شیخ عمر بن محمد ملا کو کس نے سوائے مجوزین کے اہل علم اور دیانت مین داخل کیا ہی اور اونہون نے
کسی اپنی کتاب مین بھی جواز اس عمل مولد کا لکھا ہی یا نہین اور فتوی نصیر الدین ابن لطاح کا سوائے
سیرت شامی کے کہین اور پایا بھی جاتا ہی یا نہین اور نصیر الدین ابن لطاح کون شخص ہی اور
فتاوی سخاوی کا کہ جسکا ذکر مجوزین عمل مولد کرتے ہین کہین موجود بھی ہی یا نہین اور مولد ابن الجزری
اور کتاب حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین الدمشقی اور کتاب ابن طغربک اور کتاب ابی شامہ
آپ کے پاس یا آپ کے کسی دوست کے پاس اس ملک مین موجود بھی ہی یا نہین صحت نقل
اقوال ان علما کے بدون ملاحظہ کے ان علما کی کتابون مین بطور قاعدۂ مدرسہ قادریہ کے نہین ہو سکتی
ہی اور اسی جنس سے اکثر اون نامون مین کہ اس رسالہ کے صـ٢١ مین مذکور ہین کلام ہو سکتا ہی
باقی تاریخ ابن خلکان وغیرہ مین جو حاضر ہونا شاہ اربل کی مجلس مین فقہا اور اعیان علما اور
صوفیہ اور وعاظ کا مرقوم ہی تو اوسی تاریخ ابن خلکان وغیرہ مین مشتمل ہونا مجلس مولد شاہ اربل کا غنا اور
مزامیر اور آلات لہو پر بھی مسطور ہی اور ایسی مجلس کو آپ بھی ناجائز سمجھتے ہین تو معلوم ہوا کہ وہ فقہا اور
اعیان علما اور صوفیہ اور وعاظ متشرع اور اصحاب تقوی نہ تھی کہ ایسی مجلس مین کہ بالاتفاق حرام
ہی بطور حطام دنیا تشریف فرما ہوتے تھی اور اسی قسم کا حال ہوگا اون عاملین عمل مولد کا جو مغرب
اور مصر اور شام اور عجم وغیرہا مین ابن الجزری وغیرہ کے عہد مین تھی اور شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہ
کو فقہا اور علمای حنفیہ مین شمار کرنا ایسا ہی جیسا کہ مولوی فضل رسول صاحب اور مولوی شاہ سلامت اللہ
صاحب اور مولوی محمد وجیہ صاحب فقہا اور علمای حنفیہ مین شمار کئی جائین اور باعتماد قول معتمد
اون کتابون کے حوالہ دینے مین جنکے نام قول معتمد مین مندرج ہین کیا مضائقہ ہی تصحیح نقل کے لئی قول معتمد
مین اون کتابون کے نام ہونا ایسا کافی ہی جیسا کہ سیرت شامی مین نام مجوزین کے ہونا تصحیح نقل کے
لئی باعتقاد مجوزین کافی ہی اور جواب چھٹے کمال کا یہ ہی کہ کلمۃ الحق مین بجای قال السیوطی کے
الی قولہ سہو قلم سے لکھہ گیا ہی عبارت الی قولہ سے پہلے کی عبارت مرآۃ الزمان تاریخ سبط ابن جوزی کی
ہی اور عبارت الی قولہ سے بعد کی عبارت حسن المقصد رسالہ سیوطی کی ہی قلم ناسخ کلمۃ الحق سے
تو اسیقدر سہو ہوا ہی کہ بجای قال السیوطی کے الی قولہ لکھدیا لیکن آپکے ہم مذہب مجوز مولد سے
جوابات استفتاے مولد شریف کے صـ١٥ اور صـ١٦ مین اس سے بڑہ کر سہو ہوا ہی کہ جواب
مولوی محمد لطف اللہ صاحب مین مرقوم ہی سبط ابن جوزی کے مرآۃ الزمان سے سمجھا جاتا ہی کہ
کہ ہرگاہ ملک مظفر نے مولد ایجاد کیا اور ہر سال ضیافت علما اور صوفیہ کے تین لاکھہ روپیہ مقرر

گئی اور ہر ضیافت مین پانچ ہزار بکری اور دس ہزار مرغی اور لاکھہ پیالہ مسکہ کی اور بیس ہزار رکابیان حلوے کی چہپاکر تا منتشر عین کہاتے اور متصوفین بلبلاتے سوائے شیخ تاج الدین سکندری کے کوئی انکار نکرتا انتہے بجا صلہ ترجمہ انتہے اور جواب ساتوین کمال کا یہ ہی کہ سکوت کے اسباب ہوتے ہین محمل سکوت عموما وہی نہین ہی جو اعتقاد آپ کا ہی جنہون نے شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز کو دیکہا اور اونکے ساتہہ رہی اون سے بالتواتر معلوم ہی کہ شاہ عبد العزیز صاحب کے یہان مجلس مولد نہین ہوتی تھی پس مضمون فتوی جواز عمل مولد کا مبطل اوسکے انتساب کا طرف جناب شاہ صاحب کے صحیح ہی اور تصحیح المسائل مین فتوی عرس کا منقول تھا نہ فتوی جواز مجلس مولد کا جسکا انکار غایۃ الکلام مین ہی اور اہل بدعت کو لوہابیہ اسوجہ سے کہا جاتا ہی کہ یہ لوگ عداوت رکہتے ہین اون لوگون سے جو متبع سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین مانند عداوت رکہنے ابی لہب کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کسی اور وجہ سے اور یہ وجہ مجوزین سابقین مین متحقق نہین ہی پس اونکو لہابیہ کیونکر کہا جا سکتا ہی اور تحفہ اثنا عشریہ مین صریح موجود ہی کہ شرع مین روز تولد اور وفات کو کسی نبی کے عید نہین گردانا ہی اسی بہید سے کہ وہم کو دخل نہو بدون تجدد نعمت کے حقیقۃً خوشی اور فرحت کرنا یا غم وماتم کرنا خلاف عقل خالص کے شوائب وہم سے ہی بمقابلہ ایسے صریح کے حال تحفہ کا یہ بیان کرنا کہ اوسمین امثال متجددہ کے بعینہ ایک چیز جاننے پر نکیر ہی الخ سوائی انکار محسوسات کے اور کیا ہی اور باقی سب شبہات بملاحظہ اصول مندرجہ مقدمہ خود مندفع ہین اور جواب اٹھوین کمال کا یہ ہی کہ جو روایات کتب فقہ غایۃ الکلام مین منقول ہین حاصل مجموع اون روایات کا یہ ہی کہ تعریف جو عبارت ہی لوگونکے جمع ہونے سے عرفہ کے دن ایک جگہہ مین وہ ظاہر الروایۃ مین باتفاق اصحاب ثلثہ حنفیہ مکروہ ہی اور علت کراہت مین اختلاف علماے حنفیہ ہی چنانچہ علت کراہت بعض کے نزدیک تشبہ بہ واقفین بالعرفات ہی اور بعض کے نزدیک یہ ہی کہ قربت ہونا وقوف کا جو اوس اجتماع مین ہوتا ہی مکان مخصوص عرفات مین معہود ہی غیر اوس مکان مین معہود نہین پس نہوگا وقوف غیر اوس مکانمین قربت اور بعض کے نزدیک اندیشہ فساد اعتقاد عوام ہی کہ اوسکو فرض یا واجب یا سنت نہ سمجہ لین اور بعض کے نزدیک اختراع فی الدین ہی اور بعض کے نزدیک نہ ثابت ہونا اوسکا ہی آنحضرت اور خلفاے راشدین سے اور مآل سب علتونکا سوائے تشبہ اور اندیشہ فساد اعتقاد کے امر واحد ہی قول باقانی بنابر اسکے ہی کہ علت کراہت تشبہ ہی اور علماے محققین نے کراہت کے متعلق ہونے کو ساتہہ تشبہ کے رد کیا ہی اور قول تمرتاشی اور وہ قول جو آپ نے جامع الرموز سے

نقل کیا بھی مشابہ اسیکے ہی لیکن بلا وقوف اور بدون کشف راس کے قید لگانے کی اوسمین ضرور
اور جس صورت مین کہ علت کراہت تشبہ ہوی تو قول باتفاقی اور تمر تاشی اور بھی وہ قول جو جامع الرموز
سے منقول ہوا صریح خطا ہی فتح القدیر مین مسطور ہی وجوابہ من المروی عن ابن عباس
انہ ما کان للتشبہ یقتضے ان الکراہۃ متعلقۃ لقصد التشبہ والاولی ان الکراہۃ للوجہ المذکور ولان
فیہ حسما لفساد اعتقاد متوقع من العوام اور بحر الرائق مین مرقوم ہی وما عن ابن عباس
یحتمل انہ خرج للدعاء او الاستسقاء وحمل فی النہایۃ وغیرہا علے انہ ما کان للتشبہ بل للدعاء
والتضرع وہذا یقتضے ان الکراہۃ متعلقۃ بہ والاولی اطلاقہا اور امداد الفتاح مین مسطور
ہی و فی الدر الغرر الصحیح الکراہۃ اذ لایجوز الاختراع فی الدین کذا فی الکافی اور جامع الرموز مین
مذکور ہی لانہ لم یرو عنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعن الخلفاء فکان محدثا والمحدث من شر الامور
یہ سب اون روایات فقہیہ مین جو غایۃ الکلام مین منقول ہین موجود ہی اب از راہ انصاف ارشاد
ہو کہ لکھنا صاحب غایۃ الکلام کا یہ کہ جواز اجتماع مردم کا روز عرفہ مین واسطے شرف روز عرفہ
کے ممنوع ہی درست ہی یا نہین اور وہ مطلب جو جامع الرموز سے چھوڑ دیا گیا وہ مردود تھا
یا نہین اور غایۃ الکلام مین اوسکا ذکر بضمن اور عبارتون کتب فقہیہ کے آگیا تھا یا نہین اور جب
تقویت کمال کا یہ ہی کہ کسی کام کا مشتمل ہونے سے نیک کام پر باوجود اشتمال کے بد کام پر نیک ہونا
لازم نہین آتا ہی قول معتقد مین مرقوم ہی نہ دہوکا دے تجکو مشتمل ہونا عمل مولد کا انواع خیر پر اگرچہ
اوسمین شر ہی بدعت کا بھی اسلیے کہ جو کام مشتمل ہو خیر پر ساتھہ شر کے معدود ہوتا ہی شر مین بنظر
شر کے مانند حال منافقین اور فاسقین کے کہ باوجودیکہ اونمین خیر اور شر دونون موجود ہین لیکن وہ
معدود اشرار مین ہین بتفاوت مراتب اور درمیان استحسان عمل مولد اور بدعت مذمومہ کہنے
صلوۃ الرغایب کے تخالف ہی پس قول اوسکا کہ جیسے دونون امر صادر ہین دربارہ استحسان
عمل مولد کیونکر قابل قبول ہو سکتا ہی اور یہ لکھنا کہ جو حوالہ ملا علی قاری کا کیا محض افترا اور چوری
اور سرزوری ہی کیا عبارت رسالہ موضوعات ملا علی قاری کے جسمین کہ موضوعیۃ نماز رغایب
اور نماز شب نصف شعبان کی مرقوم ہی صفحہ ۱۴۸ غایۃ الکلام مین ملاحظہ نہین فرمائی اور عبارت
مرقاۃ ملا علی قاری کی درباب صلوۃ الرغائب صفحہ ۱۵۲ غایۃ الکلام مین مطالعہ شریف سے نہین
گذری اور عبارت مظاہر حق کی جو آپ نے نقل فرمائی وہ متعلق نماز شب نصف شعبان سے ہی
اوسمین کلام کیا ہی اون لوگون پر کہ جو باوجود اس قول کے کہ حدیث ضعیف نماز شب نصف شعبان

مین آئی ہی منع کرتی ہین اور اگر آپ لکھتے کہ رسالہ نصف شعبان اور شرح اربعین مین یہ مخالف لکھا
ہی تو اوسکا جواب لکھا جاتا سو یہ کچھ آپنے نہین لکھا اور بالفرض اگر ملا علی قاری عدم موضوعیۃ حدیث
نماز شب نصف شعبان کا کہین قائل ہو گیا ہوا اور اوسکو بدعت اسوجہ سے نہ لکھا ہو
کہ وہ حدیث سے ثابت ہی تو کچھ ہماری منافی نہین اور حوالہ دینا ہمارا باعتبار صلوٰۃ رغائب کے
بلکہ باعتبار نماز شب شعبان کے بھی بنا بر رسالہ موضوعات کے صحیح ہی اور در بارۂ صلوٰۃ رغائب
مظاہر حق مین مرقاۃ ملا علی قاری سے لکھا ہی اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین نہی صریح ہی
خاص کرنے شب جمعہ کے سے واسطے نماز کے اور اسپر سب علما متفق ہین اور دلیل پکڑی ہی
ساتھ اسکے علمانے اوپر مکروہ ہونے اس نماز مبتدعہ کے کہ نام اوسکا صلوٰۃ الرغائب ہی کہ
رجب کے پہلے جمعہ کی شب مین پڑھتے ہین اور علمانے بہت سی کتا بین اوسکے برائی مین
اور گمراہی اسکی نکالنے والیکی مین لکھی ہین انتہی اور شیخ عبد الحق دہلوی نے آخر کو جو ماثبت بالسنۃ
مین لکھا ہی تو کچھ موضوعیۃ حدیث مین کلام نہین کیا بلکہ مبالغہ محدثین سے اسباب مین تعجب کیا ہی
اور جواب دسوین کمال کا یہ ہی کہ حال شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور امام ابن القیم کا فصل اول مین
معلوم ہوچکا اوسکا اعادہ کچھ ضرور نہین جو امور ابن تیمیہ کی طرف آپ نے نسبت کئی اونکا ثبوت
ابن تیمیہ کی کتابون سے دینا چاہیی بدون اسکے اور ونکے لکھنے کا کچھ اعتبار نہین ہی فناے نار کا اور
داخل ہو جانے یہود نصاری کا بہشت مین آخر کو ہرگز ابن تیمیہ قائل نہین ہی اسکی نسبت اوسکی طرف محض
افترا ہی شیخ ابن العربی جو سیوطی اور شعرانی آپکے مستندین کا ممدوح ہی وہ البتہ فتوحات مکیہ مین عدم
خلود عذاب کا واسطے کافرونکے قائل ہی اور عدم صحت اسلام حضرت علیؓ کا بھی ابن تیمیہ قائل نہین
ہان امام شافعیؒ وغیرہ عدم صحت ایمان صبی کے البتہ قائل ہین اگر مختار ابن تیمیہ بھی یہی قول ہو تو کیا عجب
ہی اور جس قسم کی جہت کا ابن تیمیہ قائل ہی اوسی قسم کی جہت کے شیخ عبد القادر جیلانیؒ بڑے پیر صاحب
بھی غنیہ مین قائل ہین چنانچہ لکھتے ہین کہ وہ پروردگار بجہت علو مین ہی مستوی ہی عرش پر محتوی ہی
ملک پر اگر یہ سبب مبتدع ہونے ابن تیمیہ کا ہی تو سبب مبتدع ہونے بڑے پیر صاحب کا بھی
ہوگا نعوذ باللہ منہ اور نسبت انکار سفر زیارت قبر شریف کی اگر طرف ابن تیمیہ کے صحیح ہی تو وہ مستدل
ہی اس انکار پر احادیث صحیحہ سے اور ضعف بیان کرتا ہی احادیث زیارت کا اور غایۃ الامر یہ کہ
اوسمین اوسنے خطا کی ہو سو ابن تیمیہ مجتہد تھا والمجتہد یخطی ویصیب اور جس توسل کا ابن تیمیہ
منکر ہی اوسی توسل کے منکر امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ بھی ہین اور جب کہ آپکے شیوخ کی مستند

مانند سخاوی اور سیوطی اور قسطلانی اور ابن ہمام اور صاحب بحر رائق وغیرہم کے کلام میں استشہاد
ساتھہ قول ابن تیمیہ اور ابن قیم کے موجود ہی تو آپ کو کلام کرنا ابن تیمیہ اور ابن قیم میں محض بیجا ہی
تموی سے حاشیہ اشباہ میں بحث تلفظ بالنیۃ میں بشرح زاد ابن امیر حاج الله

لم ینقل عن الائمۃ الاربعۃ لکھا ہی اقول یویدہ ما فی فتاوی شیخ الاسلام تقی الدین بن تیمیہ
ان النیۃ الواجبۃ محلہا القلب با. تفاق الائمۃ الاربعۃ الخ اور جب کہ سند لانا مولوی
شاہ سلامت اللہ صاحب کا مولوی میرزا حسن علی صاحب سے اور سند لانا آپ کا مولوی
محمد موسی صاحب سے جائز ہوا تو سند لانا صاحب کلمۃ الحق کا صاحب باران رحمت سے اور
سند لانا صاحب ہدایۃ المبتدعین کا مولوی محمد شرف سے اور سند لانا نواب صاحب کا صاحب
راہ جنت سے کیونکر ناجائز ٹھہرا اور تکذیب کلام صاحب ہدایۃ المبتدعین کی صاحب رد المختار
کے کلام سے کرنی ایسی ہی جیسے تکذیب کسی کے کلام کی مولوی فضل رسول صاحب کے کلام سے
صاحب ہدایۃ المومنین وغیرہ جو رد المختار کے سند آپکی مقابلہ میں لاتے ہیں الزاما لاتے ہیں کہ
وہ آپ کا ہم مذہب آپ کے خلاف ہی اور تقویۃ الایمان میں کوئی بات مخالف اہل سنت وجماعت
کے نہیں ہاں اکثر باتیں اوسکی مخالف اہل بدعت اور اہل شرک کے ہیں اگر اہل بدعت اور شرک
نے اپنا نام اہل سنت وجماعت رکھہ لیا تو اوسکی باتونکا مخالف ہونا اہل سنت وجماعت حنفیہ
اور نفس الامری سے لازم نہیں آتا ہی اگر یہی حال کتاب التوحید کا ہی تو اوسکے مخالفت ساتھہ
اہل سنت وجماعت کے بیان کرنا صریح افترا ہی اور وہ جو اقسام اسمار منکرین کے پیش کرنیکے
بیان کیں اونکا حال اوپر مذکور ہوچکا اور ابن الحاج کا مجوزین میں داخل کرنا غلط ہی خود سیوطی
نے ابن ماجہ میں ابن الحاج کو منکرین میں شمار کیا ہی اور اصل حقیقت مجوزین کی یہ ہی کہ ابتدا میں
بہت قلیل ونادر تھے پیچھے سے ابن الجزری کا اقتدا کرکے بھیڑ چال سے بہت ہوگئے جب کہ ایجاد
عمل مولد ہوا کوئی علما سے دیندار تقوی شعار میں سے اوسکا مجوز نہ تھا صرف ابن وحیہ دنیا طلبی نے
سے موافقت شاہ اربل کی کی اور اوسوقت میں ابن نقطہ بغدادی حنفی اور ابو الحسن علی بن الفضل
المقدسی المالکی اور ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد المجید المالکی جو معاصرین اساتذہ ابو شامہ تھے
سب عمل مولد سے منع کرتے تھے اور پھر اوسکے بعد ابو شامہ نے جائز لکھا لیکن اوسکے جواز کی شہرت
نہوئی اوسکے بعد ابن الحاج اور تاج الدین فاکہانی اور شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ اور ابن قیم
اور شرف الدین احمد معروف بہ ابن قاضی الجبل اور علاء الدین بن اسمعیل وغیرہم نے اس عمل کی برائی

اپنی کتابوں مین بیان کی اور اوسوقت کوئی اکابر علما مین سے جائز کہنے والا اس عمل مولد کا نہ تھا
اور پھر اٹھوین صدی کے آخر تک یہی حال رہا کہ سوائے مانعین عمل مولد کے کوئی سوائے کازرونی
اور اوسکے امثال کہ اعتداد اونکا اوسوقت کے علما مین نہ تھا اکابر علما مین سے عمل مولد کو جائز
نہین کہتا تھا حالانکہ اوس زمانہ مین اکابر محدثین اور فقہا اور اصولیین اور متکلمین مانند تقی الدین
ابن دقیق العید اور شرف الدین دمیاطی اور نجم الدین ابن الرفعہ و کمال الدین زملکانی اور بدر الدین
ابن جماعہ اور قطب الدین شیرازی اور قاضی عضد اور قطب الدین عبد الکریم بن عبد النور الحلبی
اور شرف الدین بارزی اور فخر الدین بلعی و صدر الشریعہ اور شمس الدین اصفہانی شارح مطالع
وغیرہم موجود ہوئی لیکن کسی نے قصد تحریر کا جواز عمل مولد مین نہین کیا اور شرفا حرمین اوس وقت
مین اکثر زیدیہ مذہب تھے البتہ اس عمل کو کرتے تھے اور اونہین کے کرنے سے یہ عمل حرمین مین
آج تک جاری رہا بعد اوسکے نوین صدی مین ابن الجزری کی بدولت اس عمل کے جواز نے رواج
پایا اور اوسوقت مین مخالف ابن الجزری کے محمد بن ابی بکر مخزومی اور معز الدین خوارزمی اور قاضی
شہاب الدین دولت آبادی موجود تھی کہ اس عمل کو ناجائز کہتے تھے پھر اسکے بعد سخاوی اور سیوطی
وغیرہما بطور ظہیر جاہل کے متبع ابن الجزری کے ہوتے رہی اور ہر زمانہ مین منکر اوسکے بھی موجود رہی
مانند صاحب قول معتمد اور صاحب نور الیقین اور صاحب فتاوی ذخیرۃ السالکین اور حضرت
مجدد الف ثانی وغیرہم کے اور حال مجوزین کا جنکے نام یہان آپ نے ذکر کئے اوپر معلوم ہو چکا اعادہ
کی کچھ ضرورت نہین ہے اور جو کچھ خاتمہ مین تحریر ہوا اوسکا کذب ہر عاقل پر ظاہر ہے عیان را چہ بیان اسقدر جھوٹے نام
کتابونکے بنائے ہر چند مطالبہ تصحیح نقل کا ہوا جواب وہ نہو سکے معلوم نہین کہ کس کتاب کا نام بنایا
اور کب مطالبہ تصحیح نقل ہوا کہ جواب دہ نہو سکے افہام الغافل مین بھی ایسا ہی جھوٹ تحریر ہوا کہ ہر چند
مطالبہ کیا گیا تصحیح نقل کا اور شاہ احمد سعید صاحب نے رقعی لکھے جواب نہ دے سکا حضرات اہل بدعت کو
جھوٹ سے ہرگز اجتناب نہین ہے اور جس کتاب تک آپ سکے اور آپ کے ہم مذہبونکے نظر نہ پہونچی اور
کان آپکے اوسکے ذکر سے آشنا نہوئے اوسکا وجود واقعی آپکے اعتقاد مین خارج سے جاتا رہا یہ نتیجہ
آپکے علم اور فضل کا ہے بہر حال فضول گوئی اپنا طریقہ نہین تصحیح المسائل کا جواب تفہیم المسائل اور
افہام الغافل کا جواب تعلیم الجاہل اور بوارق کا جواب صواعق الہیہ خاتمہ کی تکذیب کیلئے کافی ہے
جواب رسالہ صغری مولوی عبد الصمد صاحب کا یہ ہے کہ نصیحۃ المسلمین مین جو گیارہوین در بہشت
لکھی ہے وہ درحقیقت گیارہوین نہین ہے اسلئی کہ اوسمین اوس گیارہوین کو درست لکھا ہے کہ جسمین

صرف ایصال ثواب ہو اور کچھ تخصیص اور تعیین تاریخ اور دن کی نہو اور اوسپر فاتحہ جاہلانہ نہ دیا جائے اور اور قیود نا مشروعہ اوسکے ساتھہ نہ لگائی جائیں اور ہدایۃ المبتدعین میں اوس گیارہویں کو بدعت کہا جو ویسے ہی بدون قصد ایصال ثواب کے کیجا ئے اور فاتحہ جاہلانہ اوسمیں دیا جائے ہدایۃ المبتدعین دیکھے نہیں گئی حال تفصیلی اوسکے دیکھنے سے معلوم ہوگا اور جو فائدہ میں تحریر ہوا اوسکا جواب یہ ہی کہ سچ ہی رافضی خارجی معتزلی جبری قدری مجسمہ وغیرہم سب فرق ضالہ آیت و حدیث ہی سے اپنی مذہب کی سند لاتے ہیں اور سند لانا ساتھہ آیت اور حدیث کے عموماً معیار حق و باطل نہیں ہی لیکن مقدمہ سے معلوم ہو چکا کہ ہونا جمہور اور اکثر کا کسی جانب بھی دلیل حقیت اوس جانب کی نہیں ہی اور معنی جو بتبع سواد اعظم کے وہ نہیں ہیں جو اہل بدعت سمجھتے ہیں ہمارا اعتقاد یہ ہی کہ شک نہیں ہی اسمیں کہ فرقہ ناجیہ جسکو اہل سنت و جماعت کہتے ہیں وہی اہل حق ہیں اور باقی سب اہل باطل پس تنقیح طلب یہ امر ہی کہ فرقہ ناجیہ اور اہل سنت جماعت کون فرقہ ہی سو ترمذی نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جدا ہو جائینگے میری امت تہتر ملت پر سارے ہونگے دوزخ میں مگر ایک ملت عرض کیا صحابہ نے کہ وہ ملت جو دوزخ میں نہوگی وہ کون ہی فرمایا وہ ملت جسپر کہ میں ہوں اور اصحاب میرے اور جناب سید عبد القادر جیلانی بڑے پیر صاحب نے غنیہ میں ارشاد کیا ہی کہ ایمان والی پر واجب ہی تابعداری سنت و جماعت کی پس سنت وہ طریقہ ہی جسپر چلی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جماعت وہ طریقہ ہی جسپر اتفاق کیا صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلافت میں چار خلیفہ کے کہ خلفائے راشدین تھے اس سے صاف ظاہر ہی کہ فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت وہ ہیں کہ طریقہ انحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور طریقہ صحابہ پر ہوں جس کام کو اونہوں نے کیا ہو اوسکو کریں اور جس کام کو اونہوں نے نہیں کیا اوسکو نکریں اب بالفعل ارشاد ہو کہ مجلس مولد جسکو شاہ اربل نے رواج دیا چنانچہ شاہ مذکور اوس مجلس میں گانے بجانے ناچنے والے جمع کرتا اور خود راگ اور باجا سنتا اور ناچنے والونکے ساتھہ ناچتا اور باتفاق آنحضرت اور آپکے صحابہ نے نہیں کیا اوسکے کرنے والے اہل سنت و جماعت قرار پاوینگے یا اوسکے نکرنے والے اسوجہ سے کہ آنحضرت اور صحابہ نے یہ مجلس نہیں کی ظاہر یہ ہی کہ کرنے والے اس مجلس کے سنت رسول کے پیرو نہیں اور نکرنے والے اسکے پیرو سنت نبوی کے اللہ نصیب کرے ہمکو اور سب بھائی مسلمانونکو پیروی

سنت نبوی کی آمین ثم آمین

تمت

الحمد للہ کہ رسالہ تحقیق اہل سنت و جماعت مسمی بامداد المسلمین بمطبع منشی نولکشور واقع کانپور بتاریخ ۵ دسمبر ۱۸۸۵ع منطبع گردیدہ -